رجسٹرڈ ایل ۷۷

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

الحکم اخبار

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب

نمبر ۴۱ قادیان دار الامن و الامان ۱۳ رجب ۱۳۱۷ھ مطابق ۱۷ نومبر ۱۸۹۹ء جلد ۳

بقیہ خطبہ

حضرت مولنا مولوی نور الدین صاحب سلمہ ربہ

تتمہ ۲۴ اکتوبر ۱۸۹۹ء

پھر دوسرے گروہ اِمَّا شَاكِرًا کا ذکر فرمایا کہ شکر کرنے والے گروہ کے لئے کیا جزا ہے اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ؕ بے شک ابرار لوگ کافوری پیالون سے پئین گے۔

ابرار کون ہوتے ہین جنکے عقاید صحیح ہون۔ اور ان کے اعمال صواب اور اخلاص کے نیچے ہون اور جو ہر دکھ اور مصیبت مین اپنے تئین خدا تعالی کی نارضامندی سے محفوظ رکھ لین۔

خود جناب الٰہی ابرار کی تشریح فرماتے ہین سورۃ البقرہ مین فرمایا لیس البران تولوا وجوھکم الی الآیہ ابرار کون ہوتے ہین؟ اول جن کے اعتقاد صحیح ہون کیونکہ اعمال صالحہ دلی ارادون پر موقوف ہین دیکھو ایک اونٹ کے ناک مین نکیل ڈالے ہوے ایک بچہ بھی اُسے جہان چاہے جدھر نے جائے لئے جاتا ہی لیکن اگر کنوئین مین گرانا چاہین تو خواہ دس آدمی بھی ملکر اُس کی نکیل کو کھینچین ممکن نہین وہ قدم اٹھا جاوے۔

ایک حیوان مطلق بھی اپنے دلی ارادہ اور اعتقاد کے خلاف کرنا نہین چاہتا وہ سمجھتا ہے کہ قدم اٹھایا اور ہلاک ہوا۔

پھر انسان اور سمجھدار انسان کب اعتقاد صحیحہ رکھتا ہوا اعمال بد کی طرف قدم اُٹھا سکتا ہے اس لئے ابرار کے لئے پہلے ضروری چیز یہی ہے کہ اعتقاد صحیحہ ہون اور وہ پکی طرح پر اُس کے دل مین جاگزین ہون اگر منافقانہ طور پر مانتا ہے تو کاہل ہوگا حالانکہ مومن ہوشیار اور چالاک ہوتا ہے ان اعتقادات صحیحہ مین سے پہلا اور ضروری عقیدہ خدا تعالی کا ماننا ہی جو تمام نیکیون کی جڑ اور تمام خوبیون کا چشمہ ہے۔

دنیا مین ایک بچہ بھی جانتا ہے کہ جبتک وہ [illegible] سے مناسبت پیدا [illegible] کی طاقتون اور فضلون سے بہرہ ور نہین ہو سکتا۔

جبتک انسان قرب الٰہی چاہتا ہے اور اس کی دلی تمنا ہوتی ہے [illegible]

خاص فضل اور رحمتوں سے بہرہ ور اور برخوردار ہو سکے تو اُسے ضروری ہے کہ اُن باتوں کو چھوڑ دے جو خدا تعالےٰ کے ہان نہیں یا جو اُس کی پسندیدہ نہیں ہیں۔

پس جس قدر عظمت الٰہی دل مین ہوگی اُسی قدر فرمان برداری کے جذبات پیدا ہون گے اور رذائل کو چھوڑ کر فضائل کی طرف دوڑے گا۔ کیا ایک اعلیٰ علوم کا ماہر جاہل سے تعلق رکھ سکتا ہے۔ یا ایک ظالم طبع انسان کے ساتھ ایک عادل ملکر رہ سکتا ہے؟ ہرگز نہین۔ پس خدا تعالیٰ کی برکتون سے برخوردار ہونے کے لئے سب ضروری بات صفات الٰہی کا علم حاصل کرنا اور اُن کے موافق اپنا عمل درآمد کرنا ہے۔

اگر یہ اعتقاد بھی کمزور ہو تو ایک اور دوسرا مسئلہ ہے جس پر اعتقاد کرنے سے انسان خدا تعالیٰ کی فرمان برداری مین ترقی کر سکتا ہے وہ جزا و سزا کا اعتقاد ہے یعنی افعال اور اُن کے نتائج کا علم مثلاً یہ کام کرون گا تو نتیجہ یہ ہوگا۔ کرا برے نتائج پر غور کرکے انسان۔ ہان سعید الفطرت انسان بُری کامون سے جو اُن نتائج بد کا موجب ہین پرہیز کرے گا اور اعمال صالحہ بجا لانے کی کوشش۔ یہ کہ دو تو اعتقاد نیکیون کا اصل الاصول اور جڑ ہین یعنی اول خدا تعالےٰ کی صفات اور محامد کا اعتقاد اور علم تاکہ قرب الٰہی سے فائدہ اُٹھا سکے اور رذائل کو چھوڑ کر فضائل حاصل کرے۔

دوسرا یہ کہ ہر فعل ایک نتیجہ کا موجب ہوتا ہے اگر بد افعال کا مرتکب ہوگا تو نتیجہ بد ہوگا۔ ہر انسان فطرتاً سُکھ چاہتا ہے اور سُکھ کے وسائل اور اسباب سے بیخبری کی وجہ سے افعال بد کے ارتکاب مین سُکھ تلاش کرتا ہے مگر وہان سُکھ کہان؟ اس لئے ضروری ہے کہ افعال اور اُن کی نتائج کا علم پیدا کرے اور یہی وہ اصل ہے جس کو اسلام نے جزا و سزا کے لفظون سے تعبیر کیا ہے۔

پھر ہم دیکھتے ہین کہ انسان تجربہ کار اور واقف کار لوگون کے بتلائے ہوئے مجرب نسخے آرام و صحت کے لئے چاہتا ہے اگر کوئی ناواقف اور ناتجربہ کار بتلائے تو تامل کرتا ہے۔ پس نبوت حقہ نے جو راہ دکھلائی ہے وہ تیرہ سو برس سے تجربہ مین آچکی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے راحت کے جو سامان بتلائے ہین اُنکا امتحان کرنا آسان ہے۔

غور کرو اور بلندنظری سے کام لو!! عرب کو کوئی فخر حاصل نہ تھا کس سے ہوا؟ اسی نسخہ سے! کیا عرب مین تفرقہ نہ تھا پھر کس سے دور ہوا؟ ہان اسی راہ سے!! کیا عرب نابودگی کی حالت مین نہ تھے پھر یہ حالت کس نے دور کی؟ ماننا پڑے گا کہ اسی نبوت حقہ نے!!! عرب جاہل تھے۔ وحشی تھے خدا سے دور تھے۔ محکوم نہ تھے تو حاکم بھی نہ تھے؟ مگر جب انھون نے قرآن کریم کا شفابخش نسخہ استعمال کیا تو وہی جاہل دنیا کے اُستاد اور معلم بنے وہی وحشی متمدن دنیا کے پیشرو اور تہذیب و شائستگی کے چشمے کہلائے۔ وہ خدا سے دور کہلانے والے خدا پرست اور خدا بین ہوکر دنیا پر ظاہر ہوئے۔ وہ جو حکومت کے نام سے بھی ناواقف تھے دنیا بھر کے مظفر و منصور اور فاتح کہلائے۔ غرض کچھ نہ تھے سب کچھ ہوگئے مگر سوال یہی ہے کیونکر؟ اسی قرآن کریم کی بدولت اسی دستور العمل کی رہبری سے۔ پس تیرہ سو برس کا ایک مجرب نسخہ موجود ہے جو اُس قوم نے استعمال کیا جس مین کوئی خوبی نہ تھی اور خوبیون کی وارث اور نیکیون کی مان بنی غرض یہ مجرب نسخہ ہے کہ جس قدر خدا کے قرب اور سُکھ کی تلاش چاہو اُسی قدر محامد الٰہیہ اور صفات باری تعالےٰ پر ایمان لاؤ۔ کیونکہ اسی قدر انسان رذائل سے بچے گا۔ اور پسندیدہ باتوں کیطرف قدم اُٹھائے گا۔

ماحصل کلام ابرار بننے کے لئے مندرجہ بالا اصول کو اپنا دستور العمل بنانا چاہئے۔

مین ذکر یہ شروع کیا تھا کہ شاکر گروہ کا دوسرا نام قرآن کریم نے ابرار رکھا ہے اور اُن کی جزا یہ بتلائی ہے کہ کافوری پیالون سے پئین گے چنانچہ فرمایا ان الابرار یشربون من کاس کان مزاجها کافوراً پہلے اُن کو اس قسم کا شربت پینا چاہئے کہ اگر بدی کی خواہش پیدا ہو تو اُس کو دبا لینے والا ہو۔ کافور کہتے ہی دبا دینے والی چیز کو ہین۔ اور کافور کے طبی خواص مین لکھا ہے کہ وہ سمی امراض کے مواد ردیہ اور فاسدہ کو دبا لیتا ہے اور اسی لئے وبائی امراض طاعون اور ہیضہ اور تپ وغیرہ مین اس کا استعمال بہت مفید ہے۔ تو پہلے انسان یعنی سلیم الفطرۃ انسان کو کافوری شربت مطلوب ہے۔

قرآن کریم نے ایک دوسرے مقام پر فرمایا ہے ثم اورثنا الکتٰب الذین اصطفینا من عبادنا فمنهم ظالم لنفسه الی الآیہ پھر وارث کیا ہم نے اپنی کتاب کا اُن لوگون کو جو برگزیدہ ہین پس بعض اُن مین سے ظالمون کا گروہ ہے جو اپنے نفس پر ظلم کرتے ہین اور جبر و اکراہ سے نفس امارہ کو خدا تعالیٰ کی راہ پر چلاتے ہین اور نفس سرکش کی مخالفت اختیار کرکے مجاہدات شاقہ مین مشغول ہین دوسرا گروہ میانہ رو آدمیون کا ہے جو بعض حصہ مین خدا تعالیٰ کی راہ مین اپنے نفس سرکش سے بہ جبر و اکراہ لیتے ہین اور بعض الٰہی کامون کی بجا آوری مین نفس اُن کا

بخوشی خاطر تابع ہو جاتا ہے اور ذوق اور شوق اور محبت اور ارادت سے اُن کاموں کو بجا لاتا ہے غرض یہ لوگ کچھ تو تکلیف اور مجاہدہ سے خدا تعالے کی راہ پر چلتے ہیں اور کچھ طبعی جوش اور دلی شوق سے بغیر کسی تکلف کے اپنے رب جلیل کی فرمان برداری اُن سے صادر ہوتی ہے

(۳) تیسرے سابق بالخیرات اور اعلے درجہ کے آدمیوں کا گروہ ہے جو نفس امارہ پر بکلی فتحیاب ہو کر نیکیوں میں آگے نکل جانے والے ہیں۔

غرض سلوک کی راہ میں مومن کو تین درجے طے کرنے پڑتے ہیں پہلے درجہ میں جب بدی کی عادت ہو تو اُس کے چھوڑنے میں جان پر ظلم کرے اور اُس قوت کو دباوے شراب کا عادی اگر شراب کو چھوڑے گا تو ابتدا میں اُس کو بہت تکلیف محسوس ہوگی۔

شہوت کے وقت عفت سے کام لے اور قوائے شہوانیہ کو دباوے اسی طرح جھوٹ بولنے والا یست منافق۔ راستبازوں کے دشمنوں کو بربان چھوڑنے کے لئے جان پر ظلم کرنا پڑے گا۔ تاکہ یہ اُس طاقت پر فاتح ہوجاوین۔

بعد اس کے میانہ روی کی حالت آوے گی کبھی کبھی بدی کے چھوڑنے میں گو کسی وقت کچھ خواہش بد پیدا بھی ہو جاوے۔ ایک لذت اور سرور بھی حاصل ہو جایا کریگا مگر تیسرے درجہ میں ہو نکر سابق بالخیرات ہونے کی طاقت آجاویگی اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کی بارش ہونے لگے گی اور مکالمہ الٰہی کا شرف عطا ہو گا۔ تو سب سے پہلے ابرار کو کا فوری شربت پلایا جاوے گا تاکہ بدیوں اور رزائل کی قوتوں پر فتحمند ہو جاوین اور اس کے ساتھ ہی فرمایا کہ بدیوں کو دبانے

والے نیکیوں میں ترقی کرتا ہی اور پھر وہ ایک خاص چشمہ پر پہونچ جاتا ہے

عینا یشرب بھا عباد اللہ یفجرونہا تفجیرا وہ ایک چشمہ ہے کہ اللہ کے بندے اُس سے پیتے ہیں صرف خود ہی فائدہ نہیں اُٹھاتے بلکہ دوسروں کو بھی مستفید کرتے ہیں اور اُن چشموں کو چلا کر دکھاتے ہیں۔

فطرۃ انسانی پر غور کرنے سے پتا لگتا ہے کہ تمام قوی پہلے کمزوری سے کام کرتے ہیں چلنے میں بولنے میں پکڑنے میں غرض ہر بات میں ابتداً لڑکپن میں کمزوری ہوتی ہے۔ لیکن جس قدر ان قوی سے کام لیتا ہے اُسی قدر طاقت آجاتی ہے پہلے دوسرے کے سہارے سے چلتا ہے پھر خود اپنی سہارے چلتا ہے۔

اسی طرح پہلے تتلا کر بولتا پھر نہایت صفائی اور عمدگی سے بولتا ہے پکڑتا ہی وغیرہ وغیرہ گویا بتدریج نشو و نما ہوتا ہے۔ اگر چند طاقتوں سے کام لینی کو چھوڑ دے تو وہ طاقتین مردہ یا پژمردہ ضرور ہو جاتی ہین یہی معنی ہین جب انسان بدی کی طرف قدم اُٹھاتا ہے تو طاقت کمزور ہو جاتی ہی اور نیکی کے قوے بالکل لذ کار رفتہ ہو تے ہین یہ کوئی ظلم نہین اگر کسی حاکم کو حکومت دیجاوے اور وہ فرائض منصبی کو ادا نہ کرے تو گزران گورنمنٹ اُس کے وہ اختیارات سلب کر دیگی اور اُسے معزول کرے گی اور اگر اُس حالت کو دیکھتے ہوے بھی کوئی پروا نہ کرے تو یہ امر عاقبت اندیشی اور عقل کے خلاف ہے کہ سست انسان کے پاس رکھی جاوے ایسے ہی وہ انسان ہے جو ایمانی قوی کو خرچ نہین کرتا وہ ابرار کے زمرہ مین رہ نہین سکتا

جنکے عقائد حقہ ہین یعنی وہ خدا پر ایمان لاتے ہین۔ جزا و سزا اور خدا کی کتابوں اور انبیاء علیہم السلام پر ایمان لاتے ہین پھر اُن وسائط کو مانتے ہین جنکا مقصود اتم فرمان برداری ہے

پھر عمل کے متعلق کیا چاہئے۔ سب سے زیادہ عزیز مال ہے۔ یا پچڑ و پیے کا سپاہی یا پچڑ پیے کے بدلے میں عزیز جان دیدیتے کو طیار ہی ہان باپ اُس روپیہ کے بدلے اُس عزیز چہرہ کو جدا کر دیتے ہین۔ تو معلوم ہوا کہ مال کی طرف انسان بالطبع جھکتا ہے۔ لیکن جب خدا سے تعلق ہو تو پھر مال سے بے تعلقی دکھاوے اور واقعی ضرور توں والے کی مدد کرے سکینوں کو دے جو بیدست و پا ہین رشتہ داروں کی خبر لے کوئی کسی ابتلا مین پھنس گیا ہو تو اُس کے نکالنے کی کوشش کرے مگر سب سے مقدم ذوی القربیٰ کو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذوی القربیٰ کے ساتھ سلوک کرنا

زیادتی عمر کا موجب ہے

یتیموں کی خبر لے پھر جو بیدست ہین اُنکی خبر لے۔ پھر جو علم پڑھتے ہین اور خدا تعم کی رضا کے لئے پڑھتے ہیں اور مصیبت مین مبتلا شدہ لوگوں کی خبر لے۔ پس جناب الٰہی کے ساتھ تعلق ہو اور دنیا اور اُس کی چیزوں سے بے تعلقی دکھلاوے۔ پھر جناب الٰہی کی راہ مین جان کو خرچ کرے۔

خدا تعالیٰ کی راہ مین جان خرچ کرنے کی پہلی راہ کیا ہے ۹ نمازوں کا ادا کرنا۔ نماز مومن کا معراج ہے۔ نماز میں ہر قسم کی نیاز مندیاں دکھائی گئی ہین۔

غرض کافوری شراب پیتے پیتے انسان اُس چشمہ پر پہونچ جاتا ہے جہاں اُسے شفقت علی خلق اللہ کی توفیق دیجاتی ہی

پھر بتلایا کہ جو معاہدہ کسی سے کرین اُس کی رعایت کرتے ہین۔

مسلمان سب سے بڑا معاہدہ خدا سے کرتا ہے کہ مین نیک نمونہ ہون گا۔ مین فرمان بردار ہون گا۔ مین اپنے ہاتھ اور اپنی زبان سے کسی کو دُکھ نہ دون گا۔

اور ایسا ہی ہماری جماعت امام کے ہاتھ پر معاہدہ کرتی ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھون گا۔ رنج مین راحت مین عسر یسر مین قدم آگے بڑھاؤن گا۔ بغاوت اور شرارت کی راہوں سے بچنے کا اقرار کرتا ہے۔ غرض ایک عظیم الشان معاہدہ ہوتا ہے

بقیہ

نے ایک مختصر سا مراسلہ بغرض اندراج بھیجدیا - اس لئے ہم اس کو ذیل مین درج کرکے سول ملٹری نیوز کے معزز ایڈیٹر سے امید کرتے ہین کہ وہ اس تحریر کو بھی اپنے اخبار مین درج کرینگے اور وہ مراسلہ یہ ہے

مراسلہ

جناب مکرم ایڈیٹر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ -

۱۵ نومبر ۱۸۹۹ء کی سول ملٹری نیوز لدھیانہ کے ایڈیٹوریل مین مرہم عیسی کے متعلق مرزا صاحب کی مخالفت دو ایک ریمارکس دیکھنے مین آئے - جنکی تردید کرنا ضروری ہے - مہربانی کرکے ذیل کی چند سطور کو اپنے اخبار گوہر بار مین کسی جگہ درج فرمائین تاکہ عوام پر ایڈیٹر صاحب سول ملٹری نیوز کی رائے کی تغلیط منکشف ہوجاوے ایڈیٹر صاحب فرماتے ہین وہ چونکہ اکثر امراض مین یہ فائدہ دیتا ہے اس لئے حکمائے یونان اس کو مرہم عیسی کہتے ہین ۔۔ جس طرح بعض کامل فن اطبا کو عیسی دوران کے لقب سے پکارتے ہین اسی طرح بلحاظ اسکی شفابخشی کے مرہم عیسی سے موسوم کرتے ہین ۔۔

مین بالوثوق کہہ سکتا ہون کہ ایڈیٹر صاحب کی یہ طبعزاد اور اختراعی وجہ تسمیہ کسی طبی کتاب مین نہین پائی جاتی بلکہ تقریباً تمام کتابون مین اس مرہم کی وجہ تسمیہ وہی پائی جاتی ہے جو حضرت مرزا صاحب نے ظاہر فرمائی ہے یعنی یہ کہ وہ یہ مرہم عیسی حضرت عیسی علیہ السلام کے واسطے ان کے بارہ حواریون نے بنائی تھی اب چونکہ حضرت عیسی علیہ السلام کے واقعات زندگی مین سے سوائے واقعہ صلیب کے کوئی ایسا واقعہ نہین جس مین ایسی سریع التاثیر مرہم کی بالخصوص جو حواریون نے تجویز کی ہو ضرورت آپڑی تھی اس واسطے بلحاظ اس زمانہ کے صلیب اور طریق سزائے صلیب کے درائیتہً یہی کہنا پڑتا ہے کہ صلیب پر چڑھائے جانے سے حضرت عیسی علیہ السلام کے ہاتھون پر جو کیلون کے زخم پڑ گئے تھے جس کا ذکر انجیل یوحنا باب ۲۴ سے ۳۰ آیت تک ہے - انہین زخمون کے تحلیل اورام اور اندمال اور گوشت رویانیدن کے واسطے حواریون نے یہ مرہم بنائی تھی - اور انہی تعداد کے موافق اس نسخہ مرہم کی بھی بارہ اجزا تجویز کئے تاکہ ان کی غمخواری اور ہمدردی اور تیمارداری کی یادگار صفحہ روزگار پر ہمیشہ مرقوم اور منقوش رہے -

اسی واسطے اس مرہم کے دوسرے نام مرہم حواریین اور مرہم رسل اور مرہم الشلیخا مشہور چلے آتے ہین سلیخا عبرانی لفظ ہے جس کے معنے رسل کے ہین - خدا جانے ایڈیٹر صاحب سول ملٹری نیوز ان مذکورہ بالا نامون کی وجہ تسمیہ کیا نکالین گے

حضرت مرزا صاحب نے سب سے پہلے اس مرہم کا ذکر اپنی کتاب ست بچن کے اخیر مین فرمایا ہے اور وہان اس کے متعلق مفصل بحث فرمائی ہے - اور تقریباً ۲۰ طبی کتابون کے حوالے تحریر فرمائے ہین جنکے مصنف اہل کتاب - مسلمان - مجوسی - اطبا ہین - منجملہ ان کے راقم نے آج ہی بچشم خود حسب بیان مرزا صاحب ذیل کی کتابون مین اس مرہم کا حال دیکھا -

(۱) قانون بو علی سینا جلد ۳ مطبوعہ مصر ۱۲۹۴ھ صفحہ ۳ سطر ۲۵ در بیان مرہم رسل -

(۲) قرابادین قادری فارسی باب ۲ در ادویہ امراض جلد مطبوعہ نولکشور ۱۳۰۹ھ صفحہ ۹۲ سطر ۶

(۳) قرابادین کبیر فارسی جلد ۲ در بیان نسخ مرہم مطبوعہ عمدۃ المطابع دہلی ۱۲۷۴ھ صفحہ ۹ سطر ۶

(۴) علاج الامراض فارسی مقالہ نوزدہم فصل پانزدہم در مرکبات لامیہ و میمیہ مطبوعہ نولکشور ۱۳۰۱ھ صفحہ ۳۹۹ سطر ۱۴ -

بخوف طوالت صرف علاج الامراض کی عبارت ہدیہ ناظرین ہے

مرہم رسل کہ مسمی ست بمرہم سلیخا و مرہم عیسی و اجزائے این نسخہ دوازدہ عدد ست کہ حواریون جہت عیسی علی نبینا و علیہ السلام ترکیب کردہ اند و برائے تحلیل اورام .... سود دارد ہکذا فی قرابادین قادری فارسی - والسلام

راقم خادم حسین بھیروی

ناظرین سے دو دو باتین

سب سے پہلے ہمکو اپنے ناظرین سے اس امر کی معذرت کرنی ہے کہ بوجہ مصروفیت **جلسۃ الوداع** اخبار وقت پر اشاعت پذیر نہین ہوسکا - علاوہ ازین جیسا کہ ہمارے ناظرین کو معلوم ہے کہ اخبار الحکم کی اشاعت مین دیر اور توقف کا موجب ایک یہ بھی ہوتا تھا کہ بوجہ زیادتی اخراجات کچھ عرصہ سے ہم نے اخبار کے طبع کا کام ٹھیکہ پر کرلیا ہوا تھا مگر اس سے اس کے باقاعدہ اشاعت مین ایک نقص پیدا ہوگیا تھا - بنا برین اس نقص کے دور کرنے کے لئے اب پھر ہم نے مستقل انتظام خاص سٹاف پریس کا کرلیا ہے چنانچہ یہ اشو اسی انتظام سے اشاعت پذیر ہوتا ہے - اور امید کی جاتی ہے کہ آیندہ اخبار کے بروقت اشاعت

پھر دیکھا جاوے کہ نفسانی اغراض اور دنیوی مقاصد کی طرف قدم بڑھاتا ہے یا دین کو مقدم کرتا ہے عامہ مخلوقات کے ساتھ نیکی اور مسلمانوں کے ساتھ خصوصًا نیکی کرتا ہے یا نہیں + ہر امر میں خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھے مقدمہ ہو تو جھوٹے گواہوں جعلی دستاویزوں سے محترز رہے دوسروں کو فائدہ پہونچانے کے لئے وعظ کہنا بھی مفید امر ہے اس سے انسان اپنے آپ کو بھی درست بنا سکتا ہے جب دوسرے کو نصیحت کرتا ہے تو اپنے دل پر چوٹ لگتی ہے۔

امر بالمعروف بھی ابرار کی ایک صفت ہے اور پھر قسم قسم کی بدیوں سے رکتا ہے۔ المختصر یفجرونہا تفجیرا جب خود بھلائی حاصل کرتے ہیں۔ ظالم لنفسہ ہوتے ہیں تو دوسروں تک بھی پہونچاتے ہیں یوفون بالنذر جو معاہدہ جناب الٰہی سے کیا ہو اسکو وفاداری سے پورا کرے اور نیکی یوں حاصل کرے کہ میرے ہی افعال نتائج پیدا کریں گے۔

ایک فلسفی مسلمان کا قول ہے۔

گندم از گندم بروید جو ز جو
از مکافات عمل غافل مشو

ویطعمون الطعام علیٰ حبہ مسکینا ویتیما واسیرا۔ اور کھانا دینے میں دلیر ہوتے ہیں۔ مسکینوں۔ یتیموں اور اسیروں کو کھلاتے ہیں۔ قرآن کریم میں لباس اور مکان دینے کی تاکید نہیں آئی جس قدر کھانا کھلانے کی آئی ہے ان لوگوں کو خدا نے کافر کہا ہے جو بھوکو کو کہا ہے دیتے ہیں کہ تم کو خدا ہی نے دیتا اگر دینا منظور ہوتا قرآن کریم کے دل سورہ یٰسٓ میں ایسا لکھا ہے وقال الذین کفروا للذین اٰمنوا انطعم من لو یشاء اللہ اطعمہ

آج کل چونکہ قحط ہو رہا ہے انسان اس نصیحت کو یاد رکھے اور دوسرے بھوکوں کی خبر لینے کو بقدر وسعت طیار رہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت کے لئے یتیموں۔ مسکینوں اور پابند بلا کو کھانا دینا رہے۔ مگر صرف اللہ کے لئے دے۔ یہ تو جسمانی کھانا ہے۔ روحانی کھانا ایمان کی باتیں رضاء الٰہی اور قرب کی باتیں یہاں تک کہ مکالمہ الٰہیہ تک پہونچا دینا بھی رنگ میں رنگین ہونا ہے یہ بھی طعام ہے۔

وہ جسم کی غذا ہے یہ روح کی غذا منشا یہ ہو کہ اس لئے کھانا پہونچاتے ہیں کہ انا نخاف من ربنا یوما عبوسا قمطریرا۔ کہ ہم اپنے رب سے ایک دن سے جو عبوس اور قمطریر ہے ڈرتے ہیں۔ عبوس تنگی کو کہتے ہیں قمطریر دراز یعنی قیامت کا دن تنگی کا ہوگا اور لمبا ہوگا۔ بھوکوں کی مدد کرنے سے خدا تعالیٰ قحط کی تنگی اور درازی سے بھی نجات دیدیتا ہے۔

نتیجہ یہ ہوتا ہے فوقٰھم اللہ شر ذٰلک الیوم ولقّٰھم نضرۃ وسرورا۔ خدا تعالیٰ اس دن کے شر سے بچا لیتا ہے اور یہ بچانا بھی سرور اور تازگی سے ہوتا ہے۔

میں پھر کہتا ہوں کہ یاد رکھو آج کل کے ایام میں مسکینوں اور بھوکوں کی مدد کرنے سے قحط سالی کے ایام کی تنگیوں سے بچ جاوگے

خدا تعالیٰ مجھکو اور تم کو توفیق دے کہ جسطرح ظاہری عزتوں کے لئے کوشش کرتے ہیں ایسا ہی ابدی عزت اور راحت کے بھی کوشش کریں

آمین۔

مرہم عیسیٰ یا مرہم حواریین یا مرہم رسل

مندرجہ بالا نام کی ایک مرہم ہزارہا طبی کتابوں میں درج ہے اور اس کی وجہ تسمیہ عمومًا یہ بتلائی گئی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیبی زخموں کے اندمال کے لئے تجویز کی گئی تھی۔

چونکہ طاعون وغیرہ امراض میں بھی یہ مرہم مفید ثابت ہوا ہے اس لئے ہمارے ایک مکرم بھائی **حکیم محمد حسین صاحب** لاہوری نے بھاٹی دروازہ لاہور میں مرہم عیسیٰ کا ایک کارخانہ عوام الناس کے فائدہ کی غرض سے اصول تجارت پر جاری کیا۔ اور ہزاروں روپے کے صرف سے اس کے اشتہارات شائع کئے۔

مگر نہیں معلوم حضرات پادری کو اس سے کیا نقصان پہونچا کہ انھوں نے مل ملاکر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کے حضور سے ایسے اشتہارات کی مسدودی کا حکم صادر کرایا۔ ہم کو اس وقت اس امر پر بحث کرنی مطلوب نہیں کہ صاحب موصوف کا یہ حکم کس قدر دور اندیشی اور انصاف پر مبنی ہے کیونکہ عنقریب یہ مقدمہ چیف کورٹ میں پیش ہونے والا ہے۔ مگر ہم کو حضرات عیسائی صاحبان کے فوری جوش پر تعجب آتا ہے کہ وہ جو ایک گال پر طمانچہ کھاکر دوسری پھیر دینے کے مدعی ہیں " کیا وہ ایک امر واقعی کو جھٹلا سکیں گے " جب کہ اس مرہم کا تذکرہ مع وجہ تسمیہ ہزار [illegible] طبیہ میں درج ہے۔ وہ کیونکر انکار کر سکیں گے کہ یہ مرہم مسیح علیہ السلام کے صلیبی زخموں کے لئے نہیں بنایا گیا۔ کتب طب شہادت دے رہی ہیں اور پکار پکار کر بتلا رہی ہیں کہ مسیح علیہ السلام کے زخموں کے لئے اس کا نسخہ طیار ہوا تھا۔

[illegible] سول ملٹری نیوز نام اخبار نے اس کے متعلق جو کچھ لکھا ہے اور اس میں حضرت اقدس مثیل مسیح موعود علیہ السلام کی بیان کردہ وجہ تسمیہ کو غلط بتلایا ہے ہم خود اس کے متعلق لکھنے والے تھے کہ ہمارے ایک مکرم بھائی منشی خادم حسین صاحب بھیروی

مین یہ روک تو نہ رہے گی۔

یہ امر ناظرین سے پوشیدہ نہین ہے کہ جون ۱۸۹۹ء سے جو فرق اخبار کی صورت مین نمایان تبدیلی کی گئی ہے اخراجات مین خاص ترقی ہوگئی ہے اسباب موجودہ انتظام نے اخراجات کو اور بھی بڑھا دیا ہے اس لئے ہم مندرجہ ذیل گذارش کرنے کی جرأت کرتے ہین۔ اور امید کرتے ہین کہ اس کے قبول کرنے مین ناظرین کو کوئی عذر نہ ہوگا بشرطیکہ وہ اخبار کے دلی معاون ہون اور ہمارا یقین ہے کہ مین اول- اخیر دسمبر ۱۸۹۹ء تک جن لوگون کے نام کچھ بھی بقایا ہے وہ بہت جلدی بھیجدین۔

دوسرے ہر ایک خریدار اخبار (مفت لینے والے شامل نہین) دو جدید خریدار مع قیمت پیشگی اخیر دسمبر ۱۸۹۹ء تک پیدا کردے۔

تیسرے قدیم خریداران مین جو صاحب اہل ہمت و استطاعت ہین وہ اپنی استطاعت کے موافق امدادی قیمت دین نہ کہ مقررہ قیمت۔

چہارم عام خریدارون سے آیندہ کے لئے ۳ سالانہ قیمت ہندرون ہند لی جاوے گی اور یہ عمل درآمد شروع جنوری ۱۹۰۰ء سے ہوگا

پنجم ہمارے مطبع کی مطبوعہ کتب کا کم از کم ایک پورا سٹ خرید لیا جاوے جو عہ قیمت کا ہے بشرطیکہ پہلے سے خرید کیا ہو۔ اور جو قیمت اخبار پیشگی روانہ کرنے والے کو عہ پر دیا جاوے گا۔

ششم کل قیمتین اخیر دسمبر ۱۸۹۹ء تک کے لئے آجانی چاہئین۔ ورنہ ان بعد بصیغہ ویلیو وصول کی جاوینگی۔

جو صاحب اس سے اتفاق رائے نہ کرین وہ ہم کو اطلاع دین۔ اور جو احباب اس امر کے متعلق کوئی مفید رائے دین گے وہ شکریہ کے ساتھ درج کیجاوے گی

اور ایسا ہی خریداران جدید کے اسمائے گرامی سلسلہ وار توسیع اشاعت الحکم کے عنوان سے درج ہوتے رہین گے۔

جلسۃ الوداع

جلسۃ الوداع جو نصیبین کمیشن کے معزز ممبرون کی روانگی کے لئے دعا کرنے کے واسطے مقرر ہوا تھا- ۱۲- ۱۳- ۱۴- نومبر ۱۸۹۹ء کو خوب دھوم دھام سے ہوا- جلسہ کی مفصل کیفیت اور روئیداد رپورٹ جلسۃ الوداع مین درج ہوگی جو علحدہ شائع ہوگی۔

قبول اسلام

سردار سندر سنگھ صاحب

خلف سردار جیون سنگھ صاحب ساکن دھرم کوٹ بگہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور نے ایک عرصہ دراز کی تحقیق و تدقیق کے بعد ۱۳ نومبر ۱۸۹۹ء کو جلسۃ الوداع کی تقریب پر حضرت اقدس حجۃ اللہ فی الارض انسان آسمانی علیہ السلام کے دست مبارک پر اسلام قبول کیا۔

سردار صاحب کا نام آنحضرت علیہ السلام نے **سردار شیخ فضل حق** تجویز فرمایا سردار صاحب اس معزز اور مشہور خاندان کے رکن اور تن ہین جس کا تذکرہ سر لیپل گریفن صاحب نے اپنی مشہور تاریخ رئیسان پنجاب کے خاندان نمبرے مین ذکر کیا ہے۔

اس سے بڑھکر سردار صاحب کی نجابت اور شرافت کا کیا ثبوت ہو سکتا ہے جس حوصلہ اور جرأت کے ساتھ سردار صاحب نے اسلام قبول کیا ہے وہ بیشک قابل رشک امر ہے۔ ایک بیش قیمت جایداد اور معزز و متمول رشتہ دارون اور بیوی بچون کو چھوڑ کر محض خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے اسلام قبول کرنا قابل تقلید اخلاقی جرأت ہے۔

اور پھر یہ امر اور بھی قابل تعریف ہے جب کہ ہم دیکھتے ہین کہ سردار صاحب نے کل مذاہب کے اصولون کو پورے طور پر تحقیقات کر لینے کے بعد اسلام قبول کیا ہے۔

سردار صاحب کے قبول اسلام کے وجوہات رسالہ فضل حق مین جو خود انھون نے لکھا ہے اور ۱۴ نومبر ۱۸۹۹ء کو ایک جلسہ عظیم مین پڑھ کر سنایا شائع ہونگے۔ جو مفت تقسیم ہوگا۔

ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ سردار صاحب کو استقامت عطا فرماوے اور اورون کے لئے انکو نمونہ بنا دے آمین

غلطی کی اصلاح

پرچہ ۱۰ نومبر ۱۸۹۹ء مین صفحون کی غلطی ہوگئی ہے ۴ صفحہ ۵ کی جگہ ہوگیا اور ۵ صفحہ ۴ صفحہ کی جگہ ہوگیا ناظرین ۴ صفحہ کو ۵ صفحہ سمجھین اور ۵ صفحہ کو ۴ صفحہ سمجھین۔

یاد رہے

کہ اخبار الحکم کا مالی سال اکتوبر ۱۸۹۹ء مین ختم ہو چکا ہے اسلئے جن صاحبون نے ابھی تک زرچندہ نہین دیا ہے بھیجکر کارخانہ کی اعانت فرماوین

والسلام

(مینجر)

رسالہ اثبات خلافت شیخین

جس کا دوسرا نام خلافت راشدہ ہے

کچھ عرصہ ہوا کہ مندرجہ عنوان رسالہ کی طبع ثانی کا اشتہار ہم نے دیا تھا اور یہ بھی ظاہر کیا تھا کہ حضرت مولانا عبد الکریم صاحب سیالکوٹی نے اس مرتبہ اس رسالہ کے ساتھ ایک ضمیمہ بھی لگا دیا ہے جو نہایت لطیف اور قابل غور ہے اس میں کئی دلچسپ مضامین متعلقہ مسائل اہل تشیع درج ہیں اس اشتہار کے ساتھ ہی یہ رسالہ طبع ہونا شروع ہو گیا ہے لہذا پھر اطلاع دیجاتی ہے کہ جو صاحب خریدنا چاہیں بہت جلد درخواستیں بھیجدیں تاکہ طبع ہوتے ہی انکی خدمت میں بھیجدیا جاوے ورنہ پھر ان کو تیسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ چونکہ آجکل اس فرقہ نے اکثر مقامات پر بہت زور پکڑا ہے اسلئے ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ اس رسالہ کو کثرت سے شائع کریں کیونکہ یہ ایک لاجواب رسالہ ہے جس کا جواب آج تک اہل تشیع سے نہیں ہو سکا۔ اہل دل اور اہل دول احباب متعدد جلدیں خرید کر مفت تقسیم کریں۔

رپوٹ جلسۃ الوداع

جلسۃ الوداع کی مفصل رپورٹ ہم مرتب کر رہے ہیں جس کے مضامین کی صحت اور درستی کا انتظام حسب معمول ہمارے محسن و مخدوم مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی ایدہ اللہ نے اپنے ذمہ لیا ہے یہ رپورٹ سالانہ جلسہ ۱۸۹۷ء کی رپورٹ سے بھی بڑھ کر قابل قدر و بے نظیر اور اچھوتے مضامین کا مجموعہ ہے اس رپورٹ کی جسقدر اشاعت ہو تھوڑی ہے اس لئے ہم اپنے قدیم مہربانوں سے امید کرتے ہیں کہ اس رپورٹ کی اشاعت میں دلی امداد سے ہمارا ہاتھ بٹائیں۔ خریدار درخواستیں جلد بھیجدیں تاکہ ہم اسی انداز پر طبع کا انتظام کریں رپورٹ کی درخواستیں اخیر نومبر تک ہمارے پاس پہونچ جانی چاہئیں۔

فضل حق

یہ اس مختصر سے پمفلٹ کا نام ہے جو ہمارے مکرم بھائی شیخ سردار فضل حق صاحب (سابق سردار سندر سنگھ صاحب خلف سردار جیون سنگھ صاحب ساکن دھرم کوٹ بگہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور) نے اپنے اسلام کو لانے کے وجوہات پر ۱۲ نومبر ۱۸۹۹ء قبول اسلام کے بعد ایک بڑے جلسہ میں سنایا۔

اس مختصر سے رسالہ میں کل مذاہب پر دلچسپ اور مدلل ریویو کیا ہے اور اسلام کا مقابلہ دوسرے مذاہب سے دکھایا ہے۔ یہ رسالہ مفت تقسیم ہوگا اسکی اشاعت کے لئے جناب شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائٹر بمبئی ہوس نے ۱۴۰۰ جلد کے اخراجات کا ذمہ لیا ہے اور شیخ محمد جان صاحب وزیر آبادی نے عہ اور ڈاکٹر محمد اسمعیل خان صاحب نے ایک روپیہ دیا ہے بالفعل ۲۸۰۰ طبع ہوگا جو صاحب مفت لینا چاہیں حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی کے نام درخواست مع ٹکٹ آدھ آنہ بھیجدیں۔ اور جو اس کی اشاعت میں دینا چاہیں وہ بھی حضرت مولانا صاحب موصوف کے نام روانہ کریں۔

صاحبزادہ صاحب کے مکان کا چندہ

سید ناصر شاہ صاحب اوورسیر ہے
قاضی یوسف علی صاحب نعمانی سنگرور عہ/۸
شاہ بیجان صاحب سنگرور ۸/

حضرت امام الزمان علیہ السلام سے بیعت کرنے والوں کے نام

۱ محمد شفیع ساکن لودھیانہ
۲ مرزا محمد نقی بیگ ولد مرزا عظیم بیگ صاحب مرحوم ساکن سامانہ علاقہ پٹیالہ
۳ حافظ عظیم اللہ شاہ آباد ضلع ہردوئی بازار دوشنبہ
۴ مولوی محی الدین 〃 محلہ بروا بازار
۵ عبد الحنان مصور۔ پبی علاقہ پشاور
۶ سید علی حسن پرگنہ جیندوس ضلع علی گڈھ
۷ غلام مصطفی طالب علم جماعت ششم ولد مولوی عبد اللہ خان صاحب دویم مدرس مہندر کالج پٹیالہ۔ ریاست

فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس لو

مندرجہ ذیل ادویات تجربہ کثیر کے بعد شائع کی جاتی ہیں اگر حسب ترکیب استعمال سے فائدہ نہ ہو تو بعد وضع محصول ڈاک قیمت واپس لے لو۔ سچائی کے لئے یہی کافی امر ہے۔

(۱) دوائی قوت باہ (داخلی و خارجی علاج) چودہ قسم کے ضعف باہ کا حکمی علاج قیمت علاج خارجی ہر قیمت علاج داخلی عا
(۲) دوائی بواسیر خونی و بادی کے اکسیر عا
(۳) دافع جریان ہر قسم للعہ
(۴) علاج آتشک ۱۲؍
(۵) دوائی سوزاک کہنہ و جدید ہر قسم عا
(۶) خضاب سالانہ جو تیل کی طرح لگایا جاتا ہے عہ
(۷) دوائی مصفی خون عہ
(۸) سرمہ نہایت عمدہ عہ

مندرجہ بالا ادویات کی قیمت مقررہ ایک مریض کے علاج کے لئے ہے اگر اس قدر دوا سے کوئی نقص باقی رہے زائد دوا مفت دیجاویگی تمام درخواستیں

حکیم

محمد امین کے نام بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور آنی چاہئیں۔ فقط

بقیہ چندہ مکان صاحبزادہ صاحب

مولوی احمد جان صاحب جالندہری عہ
قاضی خواجہ علی صاحب لدھیانوی عا
شیخ عبد الحق صاحب 〃 عہ
شیخ شہاب الدین صاحب 〃 عہ
محمد حسن صاحب عطار 〃 لہر
مستری عصمت اللہ صاحب 〃 ۲؍
کرم الہٰی صاحب کانسٹبل 〃 ۳؍

جنہوں نے ابھی تک توجہ نہیں کی جلدی توجہ فرماویں۔

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

... لاہور میڈیکل کالج کے پروفیسران نامور ڈاکٹرون والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پروال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیابند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین - بچہ سے لے کر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے مبلغ عہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلیٰ قسم فی تولہ عہ خالص ممیرہ فی ماشہ عہ۵ ممیری سرمہ فی تولہ [illegible] محصول ڈاک ذمہ خریدار درخواست کے وقت اشتہار کا حوالہ ضرور دین نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیئے

المشتہر پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

۱- مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھون سے پانی بہت جانا دھند سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین جالا کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شئے نہین ہے اسلئے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے - اس لئے مین بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری ہے راقم ڈاکٹر ڈی ایم پی ایم سانگلی صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی

۲- مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ [illegible] کی نسبت شہادت دیتا ہون جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے [illegible] اس کا تجربہ اپنی [illegible] زیر علاج مریضون [illegible] مریضہ مذکورہ [illegible]

آنکھون مین خود بخود دانے نکلے ہوے تھے اور پروال پڑتے تھے اس کی آنکھین عرصہ سے سرخ اور دکھتی رہتی تھین ان مین سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اس کی بینائی مین فرق اسقدر آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکورہ نے تین روز تک استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی - راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

۳- مین نے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھین بہت کمزور اور بیمار تھین استعمال کر کے دیکھا مفید پایا میری رائے مین خاصکر ان مریضون کے واسطے جن کی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری [illegible] یہ سرمہ نہایت مفید ہے - راقم ڈاکٹر برجلال گھوس رائے بہادر ڈاکٹر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

۴ مین اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے - راقم خان بہادر ڈاکٹر سید سرشاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب بارہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اس کو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائے گا جو لاہور کے نیشنل بنک مین اسی مطلب کے لئے مارچ ۱۸۹۹ء مین جمع کیا گیا ہے

حسین شاہ ۲۲ نومبر ۳۵۰

مطبع انوار احمدیہ قادیان [illegible] شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا